نظرات

جھوٹ فریب، عیاری و مکاری، چالاکی و ہوشیاری اور حوصلہ و ہمت جس میں بھی یہ سب چیزیں بیک وقت جمع ہوں تو پھر اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ آج کے "ماڈرن سیاسی دور" میں اسے کسی بھی چیز کی کمی نہیں ہو سکتی ہے چاہے وہ بیروزگار ہو یا مال و اسباب سے خالی ہی کیوں نہ ہو۔ بس اسے چاہیئے کہ وہ کسی بڑی سیاسی جماعت کی ممبر شپ کسی بھی طرح سے حاصل کرے۔ پھر آہستہ آہستہ وہ بڑے سیاسی لیڈر کی قربت و رفاقت میں میونسپلٹی، اسمبلی، پارلیمنٹ کا الیکشن لڑے اور اس میں کامیابی کی منزلیں سر کرے۔ اگر وہ حکمراں پارٹی کا ممبر ہے تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کے ہاتھ میں "چراغ الہ دین" آگیا! اور اگر وہ کسی حزب اختلاف ہی کا ممبر ہے تو تب بھی وہ گھاٹے میں نہیں ہے۔ چھوٹا "چراغ الہ دین" اس کے بھی ہاتھ میں ہے اب سمجھ جائیے گا کہ جسکے بھی ہاتھ "الہ دین کا چراغ" اس کے لئے مال و دولت دونوں ہاتھوں سے خوب خوب بٹور لینا کوئی مشکل یا حیران کن مرحلہ نہیں رہ جاتا ہے ــ آج کے سیاسی رہناؤں کا حال یہ ہے کہ جو غربت و افلاس کی چکی میں ہمیشہ پستے رہے ہیں وہ سیاسی اڑن کھٹولہ میں بیٹھ کر لکھ پتی، کروڑ پتی بلکہ ارب پتی ہو گئے ہیں۔ جنہیں ایک وقت کی روٹی پیٹ بھرنے کو میسر نہیں تھی وہ اب سونے کے فرش پر چلتے ہیں ان کے باتھ روم میں کروڑوں روپے کا سامان لگا ہوا ہے ان کے بیڈ روم میں کیا کچھ نہیں ہوگا جنات و پریوں کے محلوں کے قصے لوگوں نے سنے ہوں گے انکی کہانیاں پڑھی

ہوں گی اور تصوراتی دنیا کا خاکہ ذہن میں ان کے کوندرہا ہوگا۔ اب انہیں جنات وپریوں کے محلوں کے قصے افسانے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے روزانہ صبح اخبارات کے اوراق الٹے پلٹیے ایک سے بڑھ کر ایک آپ کو کسی نہ کسی سیاسی رہنما کے نامۂ اعمال کا خلاصہ پڑھنے کو ملے گا جسے آپ پڑھ کر حیران وششدر رہ جائیں گے۔ اور آپ یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ بیکار ہیں جنات و پریوں کے قصے کہانیاں پڑھیں۔ جیتی جاگتی دنیا میں سیاسی رہنماؤں کے جیتے جاگتے اعمال پڑھیئے مزے لیجئے چٹخارے لے کر پڑھیئے دل و دماغ کے کسی کونے میں تفریح کا سامان جمع کر ڈالئے۔

سابق مرکزی حکومت کے وزیر جناب پنڈت سکھ رام اس وقت لندن میں براجمان ہیں ان کی غیر حاضری میں جب سی بی آئی کے افسران نے ان کی عالیشان کوٹھی ــ ارے کوٹھی نہیں کوٹھیوں میں جب چھاپہ مارا تو انھیں وہاں کروڑوں روپے نقد موجود ملے۔ اور جب سی بی آئی کے افسران ایک دوسری کوٹھی میں گئے تو وہ وہاں عیش و آرام کے بے پناہ سامان دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے اس کوٹھی کے باتھ روم میں بیش قیمت سامان لگا ہوا تھا جس کی قیمت اندازاً ڈیڑھ کروڑ روپے سے کیا کم ہوگی ــ کہاں گئے پرانے دور کے نواب راجہ و مہاراجہ ان بیچاروں کے نصیب میں بھی یہ عیش و آرام کے سامان نہیں تھے، اور اس سے بھی پہلے مغلیہ دور کے حکمرانوں کے عیش و آرام کے بیش قیمت سامان بھی اس دور کے سیاسی راہنماؤں کے عیش و آرام کے اسبابوں کے آگے شرمندہ ہیں ــ آج ایک غریب انسان مہنگائی کی مار سے بے پناہ نڈھال ہو چکا ہے پیٹ بھرنے تک کو اس کو روٹی میسر نہیں ہے۔ آٹا اس قدر مہنگا ہو چکا ہے کہ

ایک ایک روٹی کا حصول غریب کے لئے ایک مشکل مسئلہ بنا ہوا ہے اور امیر اور سیاسی راہنماؤں کے پاس روپیہ بیکار پڑا سڑ رہا ہے۔ یہ ہے اس دور میں انسان انسان کی زندگی میں فرق و امتیاز، کسی کے ہاں رات میں دن کی چکا چوند ہے اور کسی کے یہاں دن بھی رات کی طرح اندھیرے میں ڈوبا ہوا ہے۔ انسانی حقوق کے شور میں کمیونزم کے نعرۂ مساوات میں عیش و آرام کی رونق ہی رونق اور کسی کے یہاں غربت وافلاس کی اندھیری کوٹھری کیا یہ ہی جدید دور کی دین جس پر انسان کو شرم تک نہیں آرہی ہے۔

۱۹۹۱ء میں اقوام متحدہ میں متفقہ طور پر قراردادیں منظور ہو چکی ہیں کہ کسی ایک ملک کو کسی بھی طرح کا اختیار نہیں ہے کہ وہ من مانے ڈھنگ سے کسی ملک پر اس کی اندرونی چپقلش پر اس پر حملہ کرے۔ لیکن موجودہ دور میں طاقت کا نشہ امریکہ پر اس قدر سوار ہو چکا ہے کہ وہ اپنے مفاد کے آگے کسی دوسرے ملک کے مفاد کو ذرا بھی نہیں گردانتا ہے۔ عراق پر تازہ امریکی حملہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ امریکہ نے طاقت کے گھمنڈ میں چور ہو کر جس طرح عراق پر ہوائی حملہ کیا ہے اور جسکی وجہ سے عراق کے شہر بغداد میں کئی شہریوں کی جانیں تلف ہو گئی ہیں اسے کسی بھی طریقہ سے حق بجانب نہیں ٹھہرایا جاسکتا ہے۔ کمزور ملک پر طاقتور ملک کا قہر برپا ہو جانا بیسویں صدی کے قانون میں جائز ہو تو ہو لیکن صحیح معنوں میں کسی بھی انسانی، اخلاقی، مذہبی قانون میں اس کا کوئی جواز نہیں ہے اور اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہی ہے۔ امریکہ اپنی طاقت کے غرور میں اس قدر اندھا ہو چکا ہے کہ اس نے کمزوروں کو دبوچنے میں ہٹلر کی تاریخ کو